© rasailojaraid.com

نمونہ کلام

شعر گوئی ، نہ سمجھنا کہ مرا کام ہے یہ
قالب شعر میں آسی فقط الہام ہے یہ

غبار ہو کے بھی آسی پھرو گے آوارا
جنون عشق سے ممکن نہیں ہے چھٹکارا

دیکھ لیتے تھے اِسی طرح کسی کو اُس میں
آئنہ دیکھ کے یاد آتی ہے صورت اُس کی

سونے دشت ایک قدم ، ایک ترے گھر کی طرف
سر میں سودا ہے تو ملنے کی تمنا دل میں
نور کے واسطے ظلمت ہے مقدّم شاید
پُتلیاں آنکھوں میں ہیں اور سویدا دل میں

رباعی

کیوں نقطۂ موہوم بنایا ہم کو
کیوں دائرۂ فنا میں لایا ہم کو
وہ سہو نویس تھا نہ ہم حرف غلط
کیوں صفحۂ ہستی سے مٹایا ہم کو

(ڈاکٹر خورشید رضوی)

●●●

© rasailojaraid.com